مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہ ہو کہ دیگر مادی اقوام کی طرح ان چیزوں کو ہی علم و حکمت سمجھ بیٹھیں۔ تسخیر کائنات بالفاظ شکم پروری کی تدبیریں "کو ہی قرآنی تعلیمات کا خلاصہ پیغمبر کی تعلیمات کا نچوڑ تخلیق انسانی کا مقصد اور قرآن کے دعوت و تفکر و تدبر کا محور سمجھ بیٹھیں، اور تعلیمات قرآنی کے حقیقی مقصد عبدیت خداوندی حصول و مرضیات الہٰی اور فلاح آخرت کو ثانوی حیثیت دیدیں۔ اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو آپ اسلام کو محض ایک مادی نظام اور شکم پرور مذہب کی شکل دینا چاہتے ہیں جس کا مقصد سرمایہ داری یا کمیونزم کی طرح صرف جسم اور پیٹ کی پرورش رہ جاتے اور تمام اخلاقی اور روحانی قدریں پائمال ہو جائیں جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اسطرح آپ مذہب کا نام بھی لے سکیں گے اور اس کے تمام مطالبات سے بھی بچ جائیں گے۔ مذاہب عالم کی تاریخ میں مذہب کیساتھ اس عیاری تمسخر اور استہزا کی مثال بمشکل مل سکے گی۔

ہم نے مذہب کے تجدد و اصلاح کی ان کوششوں کے بارہ میں جن خدشات کا اظہار کیا اہل تجدد یقیناً اسے سوء ظن ہماری تنگ نظری اور رجعت پسندی قرار دیں گے۔ جیساکہ ان الزامات کو پچھلے دنوں ادارہ تحقیقات اور اس کے سربراہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے تعارف پر مشتمل بعض اخباری مضامین میں بار بار دہرایا گیا ___ ادارہ تحقیقات اور اس کے فاضل ڈائریکٹر ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب کا وجود اس ملک میں تحریک تجدد اور مغربیت کا سب سے واضح نشان ہے۔ اس لئے ہم ڈاکٹر صاحب موصوف کے "تحقیقی شاہکار" بطور نمونہ اپنے قارئین کے سامنے رکھ کر فیصلہ انہی پر چھوڑتے ہیں کہ ہم ان خدشات اور بے چینی و اضطراب میں کہاں تک حق بجانب ہیں اور نئے تقاضوں کے سانچہ میں ڈھال کر کون سا اسلام تصنیف کیا جارہا ہے۔ یہ تمام "جواہر پارے" ادارہ تحقیقات کے ترجمان مجلہ فکر و نظر میں ان کے مضامین، یا پھر ان کی تازہ ترین تصنیف "اسلام" (مطبوعہ ویڈنفیلڈ اینڈ نکلسن لندن ۱۹۶۶) سے ماخوذ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ :-

۱۔ قرآن کریم کے احکام ابدی نہیں بلکہ اس کے علل اور مقاصد ابدی ہیں۔ (یعنی نماز روزہ حج زکوٰۃ بجائے خود لازمی نہیں، بلکہ ان کے مقاصد ابدی ہیں خواہ وہ جس شکل میں بھی ظاہر ہوں) اب تک اس تحقیق کی دو مثالیں بھی سامنے آچکی ہیں۔ آگے نماز روزہ حج میں بھی اسی اصول سے ترمیم و تبدیلی کی راہ کھلی ہے۔

الف ___ زکوٰۃ عبادت نہیں ٹیکس ہے۔ اور اگر مروجہ نصاب سے مقصد حاصل نہ ہو سکے تو حکومت اس میں کمی بیشی کر سکتی ہے۔

ب۔۔۔ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر تھی۔ اس وقت عورتیں تعلیم یافتہ ہیں اور ایک عورت کی شہادت بھی مرد کے برابر ہے۔

۲۔۔۔ شریعت اسلامیہ غیر متبدل ہمہ گیر اور ابدی نہیں۔

۳۔۔۔ وہی وحی مقبول ہے جو عقل و بصیرت کے معیار پر پوری اترے۔

۴۔۔۔ وحی الٰہی اور رسول دونوں حالات اور زمانہ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

۵۔۔۔ قرآن کریم کے فیصلے اور حضور کی احادیث قطعی قوانین نہیں زیادہ سے زیادہ ایک اسوہ، نمونہ اور مثال ہیں۔

۶۔۔۔ قرآن و سنت کے اکثر احکام خاص حالات سے وابستہ تھے۔ اور وقتی اور ہنگامی حیثیت رکھتے ہیں۔

۷۔۔۔ اجتہاد کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے اور قرآنی احکام بھی اجتہاد کے زیر اثر ہیں جن میں تغیر و تبدل کیا جا سکتا ہے۔

۸۔۔۔ وحی ایک واردات قلبی اور نبی کے شعور کی آواز ہے۔

۹۔۔۔ جبرئیل علیہ السلام کا کوئی خارجی وجود نہ تھا یہ سب خیالات دوسری تیسری صدی کی پیداوار ہیں۔

۱۰۔۔۔ حضورؐ کی حیثیت صرف ایک اخلاقی مصلح کی تھی۔

۱۱۔۔۔ پیغمبر ایک عرب قوم کی تشکیل میں مصروف رہے اور قوانین بنانے کیلئے انہیں فرصت نہ مل سکی۔

۱۲۔۔۔ معراج ایک افسانہ ہے جو زمانہ مابعد میں تراشہ اور عقیدہ رفع مسیح سے مستعار لیا گیا۔

۱۳۔۔۔ قرآنی قصص محض بے بنیاد کہانیاں ہیں۔

۱۴۔۔۔ حدیث کا بیشتر ذخیرہ خود ساختہ اور موضوعی ہے۔

۱۵۔۔۔ اسلامی قانون میں حدیث کو حجت نہیں بنایا جا سکتا۔

۱۶۔۔۔ حضورؐ نے پنجگانہ نمازوں اور ان کے احکام کی کوئی واضح تعلیم نہیں دی۔ پنجوقتہ نماز حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ تک رائج نہ تھی، اور بعد کی اختراع ہے۔

۱۷۔۔۔ سنت نبوی کا اکثر حصہ قبل از اسلام کی رسومات پر مشتمل ہے۔ اور فقہاء نے روم، ایران اور یہود کی روایات لیکر سنت میں داخل کر دی ہیں۔۔۔

(ڈاکٹر صاحب کے نزدیک سنت ان تمام فقہی قوانین سے عبارت ہے جو ان کے زعم میں مذکورہ اقوام اور ان کے قوانین سے مستعار ہیں۔)

۱۸۔۔۔ عہدِ جاہلیت میں جو سود رائج تھا وہ حرام ہے مطلق سود حرام نہیں۔

۱۹۔۔۔ صرف انگور سے تیار کی گئی شراب حرام ہے۔ اس کے علاوہ بیئر وغیرہ تمام اقسام حلال ہیں۔

۲۰۔۔۔ نزول عیسیٰ کا عقیدہ عیسائیوں سے مستعار ہے۔

۲۱۔۔۔ یہی حال شفاعت اور خروج مہدی کے عقیدہ کا ہے۔

۲۲۔۔۔ اسلام کا خلا مغرب کی رہنمائی ہی سے پر ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے نظریات کے یہ چند نمونے ہیں جن کا تانا بانا مستشرقین یورپ کی تحقیقات سے تیار ہوتا ہے۔ اور پھر وہ مسلمانوں کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ اور یہ ہے وہ اسلام جس کا ہیولیٰ سر سید احمد خان کے نیچریت، سید امیر علی اور طہٰ حسین کے اظہار معذرت جوزف شاخت اور گولڈ تسیہر کی تشکیک و تلبیس اور ولفریڈ اسمتھ (یہودی) کے نقشے کے مطابق اسلام کی منصوبہ بندی جیسے عناصر سے تشکیل پاکر مسلمانوں کے سامنے تجدد و اصلاح کے دعووں کے ساتھ پیش ہو رہا ہے اور اگر اہل حق علماء کی طرف سے کوئی آواز اٹھتی ہے۔ تو وہ تنگ نظر، انتشار پسند، متعصب اور گردن زدنی قرار پاتے ہیں ۔۔۔ فانا للّٰہ وانا الیہ راجعون نیا للاسلام ولغیبۃ المسلمین اللھم انا نسئلک الثبات والاستقامۃ والتوفیق والسداد والعافیۃ۔

واللّٰہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق

۲۱ رذی قعدہ ۱۳۸۶ھ

قرآن شریف ایک مکمل نظام حیات ہے اس کو نازل ہوئے چودہ سو سال کا طویل عرصہ گذر چکا ہے مگر قرآن کی بات اپنی جگہ اٹل ہے۔ قرآن حکیم کسی مخصوص علم و فن کی کتاب نہیں ہے بلکہ اس میں حیات انسانی سے متعلق کامل ہدایات موجود ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر انفرادی و اجتماعی امن و سلامتی آزادی و خوشحالی بحال کی جا سکتی ہے۔ قرآن حکیم انسان کے بیشمار سوالات کا مکمل جواب رکھتا ہے